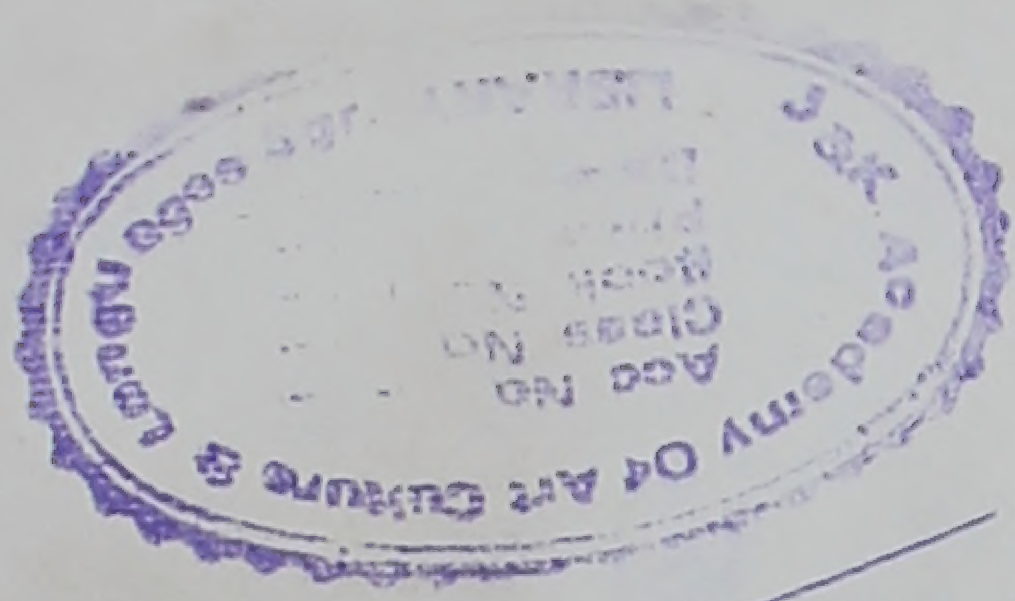


1303

1303

Acc. no. 1303

۲۵۸



Culture Academy

وَيْتَمُ نَعْمَتِكَ عَلَيَّ يَا رَحِيمُ

N 19

غزلیات شاد

7/1/2



معروف بہ

تحفہ دلفگار

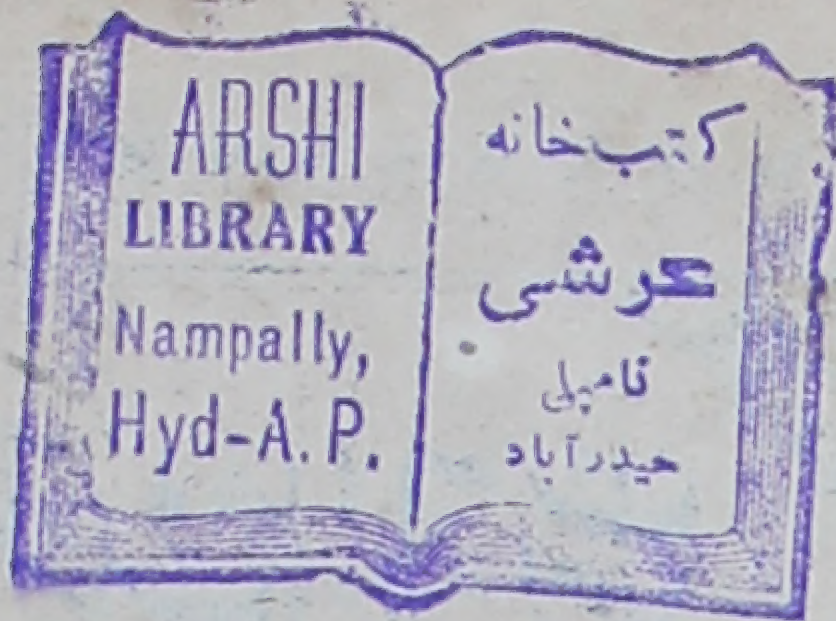
مصنفہ

جناب شیخ شاد علی صاحب شاعر اسسٹنٹ تحصیلدار سرکل ام گنج ملازم سرکار
دولت نگر اسسٹنٹ کلکٹر اضلع پوربندہ ساکن بلوچستان تھانہ اسلام پور پرگنہ سو جا پور ضلع

باہتمام تام

کمترین نیاز الگین محمد فخر الدین مالک و ہیتیم مطبع

مطبع فخر الدین لکھنؤ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا نے پہلے پیدا کی محبت
 ہو اسے اُس سے کیوں آشکارا
 عجب خوشہ تھا وہ زینا و تادور
 لباس عشق سے از بس تھا معمور
 کسی نے بھی نہ کھایا اُس کو ہرگز
 بھرا تھا اُس میں درد و غم سراپا
 اُسے خوا نے سب سے پہلے کھا کر
 اثر یہ عشق کا پیدا ہوا پھر
 برہنہ جب پھرے جنت میں دونوں
 گرے آدم کہیں خوا کہیں پر
 زمین آباد کرنا تھی خدا کو
 جدا جب ہو گیا ایک دوسرے سے
 کٹے صحرانوردی میں بہت دن
 غم دوری سے روز و شب تھرتھرتے

ق

پھر اُس سے خلد کو بخشی ہو زینت
 کھلے اوس میں مٹا ہائے محبت
 کہ اُسکی دید سے ہوتی تھی الفت
 تھے اُس میں دانہ ہائے درد و فرقت
 سو اے آدم عالم نے ہمت
 کسے برداشت کی تھی اُسکے طاقت
 کھلایا اپنے شوہر کو بہ عجلت
 گراتن سے لباس باغ جنت
 نظر آتی تھی ہر سوال کو غربت
 ہوا دونوں کو حاصل درد و فرقت
 کھالی اس لئے اُس نے یہ حکمت
 اٹھائی دونوں نے کیا کیا زحمت
 رہی ہے آم و نالہ سے رفاقت
 مگر لب پر نہ آئی کچھ شکایت

مصیبت پر کیا پھر صبر ایسا
رسول اللہ کا جب ڈھونڈا و سیلہ
مے ٹھاسے آدم ایک جا پر
رہے پھر ایک مدت تک جہان میں
محبت میں نہ کیوں کلفت اٹھائیں

ہوئی ایوب پر بھی اُن کو سبقت
تو حاصل ہو گئی پھر اونکو راحت
پیدا دونوں نے باہم جام وصلت
مکین دونوں ہوئے باعیش و عشرت
کہ آدم کو ملی اس سے فضیلت

نثار آدم کی ہن اولاد میں ہم
نہ کیوں کر ہم کو ہو عشق و محبت

دیکر

یہاں کی بات تو ہر اک نئی ہے
نہ دیکھا پھول پھل گلزار غم میں
سوا باد خزان اسمین نہیں کچھ
ہوا کرتی ہو شرمزدہ یہاں کی
کیا جس دل میں الفت نے گھرا پنا
ہزاروں دل کو برباد اس نے

ہوا اس باغ کی کچھ اور ہی ہے
جدھر دیکھا ادھر بس پت جھڑ ہی ہے
نظر آتا یہاں تاراج ہی ہے
نرالی بات اسکی ہر کوئی ہے
تباہی اس کے آگے آگئی ہے
نرالی عشق کی بہ د لگی ہے

مزدہ پوچھو نثار اس کا اوسے سے

کہ دنیا میں محبت جس نے کی ہے

دیکر

جان و دل سی ہوں فدائیں اُس بیت و سایہ پر
وہ جو میرے قتل کو تواراٹھائے ہاتھ سے
میرے دل کو عشق ہی ہر لحظہ اُس انگشت کا
اُسکی زلف پر شکن کا جس کو سودا ہو گیا

دلسر کلمہ پڑھتا ہوں دنیا میں جس کا ہر بشر
سے منے شوق شہادت میں جھکا دون اپنا سر
جس نے اک سر ادا نے اشارے سے کیا شوق القمر
بدحواسوں کی طرح پرتا ہی بس وہ در بدر

خسروین جب اپنی امت کھیا الے تمہیں
اے شفیع عاصیان مجھ پر بھی کرنا اک نظر

خاکیا اس یار کی گرتھ کو طجائے تھار
دو جہانین پھر تو تجھسا کون ہو گا بخنوار

دیگر

لکھون عشق کا ابین تھو اس حال
سہی سرو شمشاد قد و لر با
عجب حسن کا ہے وہ ماہ تمام
اگر کاٹ کر پھینکے ناخن کو تو
برہمن گرا اس بت کا دشمن کرے
شب روز اسکی پرستش کرے
نظر آئے جہدم وہ ماہ منیر
کیا عشق نے جب سو ولین گذر
ہوئی آنکھ بند اوڑ گئے عقل و ہوش
جدا ہو گیا مجھ سے وہ رشک ماہ

دکھاتا ہے وہ ایک بت ماہ جال
جبل روبرو جس کے بدرکمال
چھپے جس سے تہ تاب پر وہ کو ڈال
فلک پر وہ چمکے مثال ہلال
بھلا دی سبھی دیوتا کا خیال
رکھے سر کو وہ اپنے سجدہ میں ڈال
رہے پھر نہ ہرگز طبیعت بجال
لیا ہاتھ سے میرا سینہ کال
مئے عشق سے یہ ہوا میرا حال
بہت ہو گیا میرا کاہنہ حال

ق

لگا تیرا ری ہے اریں تھار
چلا گھر کو زخمی بدرد و ملال

دیگر

میرا دشمن اک زمانہ ہو گیا
جب کمان سے تیرا برو کا چلا
عمر میری سب قفس میں کٹ گئی
عشق میں یہ کاہنہ ہو گیا
دل میرا اس کا نشانہ ہو گیا
قید خانہ آستانہ ہو گیا

وہ جدا ہے مجھ سے مین ہوں بھرتین

اے نثار اسکو زمانہ ہو گیا

دیکر

عشق بت دارم بدل از کعبہ حق کار نیست اشک خونی میرد خود سوئی قاتل نامہ ام واعطا دارم خیال خلد من درد دل چرا المدد شوق زیارت کوی جانان دورست	زاهد امن کا فرم ایمان تو در کار نیست منّت قاصد نہ دارم از صبا ہم کار نیست بہر عاشق بہتر از کوسے صنم گلزار نیست ضعف در رہ بیشتر شد طاقت نہ کار نیست
--	---

آرزو دارم بدل این سرنثار پا کنم
خرقہ دلدار بہر عاشقانش دار نیست

دیکر

میٹھے بھلائے کسی کیسو کا سودا ہو گیا دل سے جاتا ہی نہیں ہے اُس پریر کا خیال ہجر کی شب آہ و نالہ سے نہیں رکتا کبھی	پھر خون پیدا ہوا تو پھر مین رسوا ہو گیا مثل آئینہ تجھے بھی اب تو سکتا ہو گیا چین آتا ہی نہیں دل کو مرے کیا ہو گیا
---	---

دیکھتے ہی اُسکو تن سے روح نکلی اے نثار
دیکھنے والے سے کتے رہ گئے کیا ہو گیا

دیکر

دیکھنے کو اک مسافت سے تری آہن ہم دیکھتا ہوا اپنی قسمت کیا ہو پوری آرزو جب کہا اونسوی گھر آؤ بول ہنس کے وہ کیون قیسو نسو نکلنے کا دلیں قصد ہی	پرترہ واری سوسا یوس پھر جاتے ہیں ہم دل دیا ہی ہمنے دیکھیں اونسو کیا پاتے ہیں ہم سچ تو بیٹ ہے کہ وہاں نسو شرماتے ہیں ہم خود تری محفل سے ایجان اب اٹھ جاتے ہیں ہم
---	--

اُن سے صبح وصل جب کتے ہیں بیٹھو اے نثار
کتے ہیں وہ غیر سے وعدہ ہے اب جاتے ہیں ہم

تھے اک نظر دیکھو تو آرزو ہے
شب بھر میں سے ہوتی ہیں باتیں
ترے شوق دیدار میں ای پر ہی رہو
فدا تیرے کرکھوں میں نقد جان کو

تمنا یہی ہے یہی جستجو ہے
ترا ذکر ہے اور تری گفتگو ہے
شب و روز چکر مجھے سو بسو ہے
خدا شاہد اس کا بت تندرست ہے

کسی شمعرو کی محبت ہے بجلو
نثار اسپہ ہو جاؤں یہ آرزو ہے

اُس زلف میں لیر اگر قرار ہوا ہے
بکنے کے لئے مصر میں آیامہ کنعان
کسیہ میں بھی بجو رہو توں ہی کا تصور
جسے نہ تھے اوست بھی دیکھ لیا ہے

دیوانگی ہو جس سے وہ آرزو ہوا ہے
معشوق بھی رسوا سر بازار ہوا ہے
تب سچ کا ڈور اسے مجھے نثار ہوا ہے
نشہ سے مئے دید کے شراب ہوا ہے

عرصہ سے نثار راج کھڑا ہے تیری در پر
سردی کو جان بازی کو تیار ہوا ہے

عشق مجھ کو ہو گیا اس ابر و خمدار سے
دیکھتے ہو نبض میری کیوں طیبو بار بار
کیا یہیں موت آئیگی مدفن یہیں ہو گا مرا

سر کا بچا اب بہت دشوار ہے تلوار سے
جانبری ممکن نہیں ہے عشق کے آزار سے
کیوں قدم اوستے نہیں ہیں چہ دیدار سے

لطف تو جب تھا کہ وہ دریا کی دیترا می نثار
کیا مزا بوسہ ملا جب وصل میں تکرار سے

جہان میں جس نے بہت مہ نقا کو دیکھ لیا
وہ ہم سے نیٹھے بہت چھپ کر جہاں پر دین
پتا بتانہ سکے کوئے یار کا ہمسکو

تو اس نے زیست میں اپنے خدا کو دیکھ لیا
ہماری آنکھ نے اس مہ نقا کو دیکھ لیا
تلاش میں غیب رہنا کو دیکھ لیا

اسیر ہو گئے سب دست و پا سلاسل میں
نثار کس لئے زلف و تاج کو دیکھ لیا

دیکر

نہیں تیرا ہمسر کوئی ماہر و سہ
نجل تیرے کھڑے سی ہی مہربان
اپس مرگ جنت سو مطلب نہیں ہے
تجھے حق نے یکتا ہے عالم کیا ہے
تجھے بے دہن کس طرح سو کو نہیں
کے جان دون فکر اس کی و بھلو
نہیں جبکا ممکن زمین و زمان میں
نہیں اور کچھ بھلو خواہش جہان میں

جہان میں تمکار لاشانی تو ہے
تو وہ ماہ ترشند و ماہر و سہ
مے تو بچے ہیں یہی آرزو ہے
جہان میں کوئی تجھ سا کب ہو پروہ ہے
دہن گر نہیں کیسی بچر گفتو ہے
قضا ماننے ہے وہ بہت رو بروہ ہے
اسی پر نشان کی تجھے جستجو ہے
ترا و نسل ہو بس یہی آرزو ہے

نثار اس کے کوچہ سے ہٹ کر نہ جاتا
مے گا وہ جبکی تجھے جستجو ہے

دیکر

تیر گاہ یار عجب کام کر گیا
قسمت کو دیکھے نہ ہوئی واپسی نصیب
استدرا کی جو لیا بوسہ وصل میں

اگر ہمارے سینے میں لگ اتر گیا
خط لکے یار تک جو مرانا مہ بر گیا
اُس گلبدن کا صاف ہی چہرہ اتر گیا

پوچھ جو میرا حال وہ گل تجھ سے نامہ یہ

۸
کننا نثار جان سے اپنی گذر گیا

دیکر

ہو اگر قسمت میں وہ دن بھی کبھی آجائیکا
وصل کی باتو کا آئیکا ذرا بھی گر خیال
وہ پری تب آئیکا ملنے کو مجھ سے میرے گھر
دل کو جب برسات میں اُس گل کا آئیکا خیال
کم سنی میں کس طرح دیکھوں ملے جام وصال

بے بلائے میرے گھر پر آپ ہی وہ آئیکا
صبح کو صورت وہ میری دیکھ کر شرمائیکا
دیو بنکر روزِ فرقت جب بہن کھا جا ئیکا
متصل منیر آنسوؤں کا آنکھ سے برسا ئیکا
میرے پہلو میں بھی وہ آتے ہوئے شرمائیکا

کیا وفا وعدہ کر گیا حشر میں وہ اے نثار
حشر میں بھی عاشق کو دید سے ترسا ئیکا

دیکر

دل اسیر کیوں شکیں ہے
کوئے جانان پر ہو قبضہ آجکل
اے فراق یار تو ہی دے بتا

دست و پامین اس لئے زنجیر ہے
پس میرے خلد کی جاگیر ہے
موت آنیکی کوئی تدبیر ہے

سر ہمارا بھی جھکا ہے اے نثار
ہاتھ میں اون کے اگر شمشیر ہے

دیکر

وہ کم سن نہیں پس آنیکی قابل
وہ ان تک نہیں ہوں میں جا نیکی قابل
میری جان اب ابھرا ہو جو بن تمھارا
وہ کم سن ہیں ڈر جائیں گو خوف یہ ہو
بڑا ہو قد او نکا اب ابھریگا جو بن

نہیں بخت خفتہ جگانے کے قابل
نہیں پائون میرے اٹھائیں کو قابل
ہوئے عاشقوں کو جلانے کے قابل
نہیں داغ دل کے دکھانے کے قابل
شجر ہو گیا ہے پھل آنے کے قابل

نثار آئے کیونکر سنے گا لیان جو
تری بزم میں ہو وہ آنے کے قابل

دیکر

وہ اُٹھے جاتی ہیں کیونکر چو ایدل تھامون
شیخ و پروانہ بھی غیر نظر آتے ہیں
کر کے اُس لف کی الفت ہو خجالت مجکو
مجکو ترپا کے اُٹھے جاتے ہیں وہ پہلو سے
طالب و صل نہ کیوں اونسی ہوں تنہائی میں

مرغ بے مل ہو نہیں کیا دامن قاتل تھامون
انکلی دامن کو میں کیونکر سر محفل تھامون
لاغر از حد ہوں میں کیا بارِ سلاسل تھامون
رو کون کس طرح جگر کیسے میں بول تھامون
دہن تشنہ کو کیونکر لب سا حل تھامون

شوق رکھنے نہیں دیتا مجھے دم بھر کو نثار
پانوں کس طرح میں اپنے سر منزل تھامون

دیکر

وہ مہمان عدد ہو یہ خبر تم کیوں سناتے ہو
میرے گھر آئین مائع نزاکت روز ہوتی ہو
پس مژدن بھی بجو ہے تنہا دید و لبر کی
انہیں کی ذات سے شہرہ تمہارا ہے زمانہ میں

دل مضطرب کو میرے مجبور دم کیوں جلاتے ہو
عدد کے پاس تم دوڑی ہو روزانہ جاتے ہو
کھلا رہنے دو مدفن کس لئے تختے لگاتے ہو
تم اپنے عاشق مفتون کو ایجان کیوں ستاتے ہو

کیسے خود ہی نہ ہو جاوے وہ مفتون حسن پرانہ
نثار آئینہ اونکو کس لئے اب تم دکھاتے ہو

دیکر

مقدر میں اگر ہو تو کبھی وہ دن بھی آئے گا
مرے اونکو بزرگی جب شکایت کا اثر پھر کیا
گلوں کو چہرے پر خود مردنی چھا جائیگی بیل

کہ وہ مجکو شریک بزم ہونے کو بلائے گا
عدد کو دیکھ لینا اُس گھڑی خود منہ کی کھائے گا
چمن میں سیر کر نیگو مرا گلہ دو آئے گا

رواندار غمزہ ترچی چتون کھنچ نہیں سکتی

مصور کیا ترسی تصویر کا خاکہ بنائے گا

نثار آئیگا کرنا صح تو خود ہو و پگا دیوانہ
جو ہو مدہوش او سے کیا ہوش کی باتیں سکھائیگا

دیکر

ہمارا پوچھ کر کیوں حال ای ہمد ستا ہے
طلوع صبح ہی میرے لئے آنا قیامت کا
خیال زلف سوتے میں بھی مج کو تنگ کرتا ہے
شب غم رات بھریوں دلوں ہم تسکین دیتی ہیں
بیان درد و غم سے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے
وہ اٹھ کر میرے پہلو سے اب اپنی گھر کو جاتا ہے
پریشان ہو کے فطرت میں ہماری خواب آتا ہے
نہ گھبرا کوئی دم میں اب وہ آتا ہے وہ آتا ہے

نثار اپنے دل مضطر کو ہم کس طرح بھلائیں
انہیں بیکار بھوٹا وعدہ کرنا روز آتا ہے

دیکر

کسی ماہوش پر پھر آتا ہو دل
کیا اُس نے آنیکا وعدہ جو شب کو
مری نیند تو رات بھر کی گئی
مرے ہاتھ سے حیف جاتا ہے دل
نہیں اب تو کھو لے سماتا ہے دل
خیال اُسکا پھر آج لاتا ہے دل

نثار اب تو عادی ہوئے رنج کے
خوشی ہی جفا میں اٹھاتا ہے دل

دیکر

میرے قابو میں نہیں میرا دل بیمار ہے
جکی الفت میں بنا ہوں مد تو نسی میں مریض
میں ابھی اچھا ہوں لیکن وہ دوا ملتی نہیں
عشق میں اک غیرت عیسے کو یہ سرشار ہی
خود وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کب سے تو بیمار ہی
دار و صحت طبیوبار کا دیدار ہی

چہن کیا ہو میری پہلو میں نہیں وہ اسے نثار

ابو اپنا سر بھی مچکوا اپنے تن پر بار ہے

دیکر

یہ مرض وہ ہیں کہ نہیں ہو نہیں سکتی کمی
سیری جانب سے ترے دلمین کدورت کیون جمی
کنیا ہوئی میری وہ تیری اتحاد باہمی
مدتین گذرین کہ مجھ سے دور ہو اپنی معنی

لب پہ ہر دم آہ رہتی ہو تو آنکھوں میں نمی
کیا خطا ایسی ہوئی ہو صاف کھدو مجھ سے تم
کیا سکھایا ہو عدو نے بھید کچھ ملتا نہیں
اس قدر غم ہو گیا ہو عشق میں مونس مرا

کس طرح امید اب ہوزیت کی مچکونٹا ر
سب اطبا لکھتے ہیں اسکو تو تپ ہو دائمی

دیکر

تماشہ نیا ہے کہ خود بے خبر ہو
مرے پاس آئے یہ کس کا اثر ہو
بتاؤ احبا کہ کعبہ کدھر ہو
فقط شوق دیدار ہی راہبر ہو

کیا لیکے خط جب سے وان نامہ بر ہو
مری آہ کے تم تو قاتل نہیں ہو
وہ بت میرے گھر آیا سجدہ کروں گا
چلا ہو نہیں امی خضر کوئے صنم کو

نثار اب تو آنکھیں کیئن روتے روتے
خدا جانے یوسف ہمارا کدھر ہے

دیکر

منہ کو اب تو کلیجہ آتا ہے
جب حسین کوئی دیکھ پاتا ہے
کہان بالین سے اٹھ کے جاتا ہے
دیکھنے وہ مسیح آتا ہے

ہجر اسکا بہت ستاتا ہے
دل بیتاب تملاتا ہے
غیر حالت ہے دمیدم اپنی
نزع میں نیست کے ہو سامان

مہمان ہو نثار کا وہ صنم

اب یہ چو لے نہیں سہاتا ہے

دیکر

تب فرقت کی وفا کو می تیا اے طیب
نبض پر ہاتھ رکھتے ہیں زیادہ مجھ کو
اپنے جینے کی مجھے کیسے ہوا امید بتا
ہوا بھی مجھ کو صحت گرے غناب لب

داروی وصل میسر ہو تو لا اے طیب
اپنے ہاتھوں کو نہ بیکار چلا اے طیب
جبکہ وہ رشک میا ہوا خفا اے طیب
کاسنی سے میری تپ کی سوا اے طیب

پھنس گیا ہوں مرض عشق میں مدت سے نثار
غیر ممکن ہو کہ ہوا و سکو شفا اے طیب

دیکر

کھلتا نہیں ذرا بھی قسمت میں کیا لکھا ہے
ملتا نہیں ذرا بھی مجھ کو قرار و آرام
عاشق پہ آفت آئی ہو او نکو شوق زینت
دیوانہ میں ہوں مجھ کو آیا ہو پسند کرنے

بے وجہ یار میرا مجھ سے ہوا خفا ہے
جسد نئے دور مجھ سے وہ میرا دلربا ہے
آئینہ سامنے ہو شانہ سیر دل ملا ہے
اے دوستو خبر لونا صح کا سر پہرا ہے

کھونا نہ آبرو تم ملکر نثار اس سے
پیریمین بھی یہ دنیا آفت کی پیشوا ہے

دیکر

خدا کسی کو نہ دنیا میں اب کھائی فراق
وہ ماہ آگے مرا سیمان ہو کچھ دن
جدا ہوں یار سے مدت ہوئی زمانہ ہوا
پس فنا بھی جو تنہائی ساتھ تھی اپنے
وہ صبح وصل چلے گھر تو سینے پہ پوچھا

عدو بھی ہو تو نہ وہ بھی ہو بتلائے فراق
خدا وہ دن کرے جلدی کہ بانسے جائے فراق
سمجھ میں کچھ نہیں آتی ہو انتہائے فراق
زبان گورسی نکلی صدا کہ ہائے فراق
کہان چلے ہو مجھے کر کے بتلائے فراق

سمجھ کے دانہ بے قدر پس ڈالے گی
اثر ذرا نہیں کرتی ہو دلپسائش بت کے
دعا ہو بحرین ہر دم خدا سے یہ میری
تمہارے عشق میں سب گویا بن گیا ہے

تمہارے ہجر میں سے یا آسیا سے فراق
فلک ہجر میں گوجاتی ہو صدا سے فراق
وصال یار کا ہاتھ آوا بجا سے فراق
نہیں اب آشنا کو می مرا سوا سے فراق

بچی ہو چادر غم اسے تیار بستر پر
ملی ہو اور ٹھننے کو بھی بٹھے روا سے فراق

دیگر

افزون بہت ہو حسن تمہارا ہلال سے
ہر دم دعا یہی ہے کہ موت ہو جلد باب
کیونکر انھیں نصیب ہو راحت جہا نہیں
جسکو خدا نے چاہا دیا مال و عیش خوب

شرمندہ آفتاب ہے نور جلال سے
کب لطف زندگی ہو تمہارا ملامت سے
عاشق بنائے جاتے ہیں گرد ملامت سے
دنیا بھی ملی نہیں کسب و کمال سے

سچ ہو شمار فضل خدا ہو تو عیش ہے
قار و کو عیش کچھ نہ ملی خست مال سے

دیگر

بحرین ہم مبتلا وان صحبت اعیار ہے
دیکھتے ہی اونکو پہلو میں جدا ہوتا ہوا دل
دید ہو جاے میسر جان تیری نذر ہے
تو کمر گانگی محبت نے کیا زخمے مجھے

ہے مسحا بے خبر اور جان بلب بیمار ہے
کچھ نہیں کھلتا ہے یہ کیا سحر کیا سرار ہے
اے قضا دم بھر ٹھہر جا رہے ہیں بیمار ہے
پاؤں کے ہر آبلے میں اب تو پہنانا ہے

گو سے جانان کا ارادہ کس لئے ہو اس شمار
وان فرشتہ جاسکے یہ امر بھی دشوار ہے

دیگر

جینا تمھارے ہجر میں ایجان محال ہے
اللہ سے رعب حسن کہ اس بت کے سامنے
اثر نہ تو ترقی حسن و جمال پر
عاشق مزاج خلد سے رکھتے نہیں غرض

اغیارا بتوروتے ہیں وہ میرا حال ہے
مطلب کی بات منھ سے نکلتا محال ہے
اے ماہر و کمال کو آخر زوال ہے
اے واعظ و فضول یہ سید قیل و قال ہے

گر لاکھ وعدے ملے وہ مہر و مگر شمار
جب تک ہر زیست مجھ کو امید وصال ہے

دیکر

کرتے ہیں بت بھی خدا ہونیکا دعویٰ کیئے
مر گئے ہم پر اوٹھیں ہرگز یقین ہوتا نہیں
پھنس کے اوسکی زلف میں سوائے عالم ہو گئے
اب گذر ہونے لگا ہے ساتوین انلاک تک

قدرتِ خالق کا دنیا میں تماشا دیکھیے
کہتے ہیں وہ ہو گیا ہے اسکو سکتا دیکھیے
مول دل دیکر لیا ہم نے یہ سودا دیکھیے
کیا دکھاتا ہی ہمارا آہ و نالہ دیکھیے

مرغ بسل کی طرح سے لوٹتا ہوں اسے شمار
تیغ ابرو کی محبت میں ہو کیا کیا دیکھیے

دیکر

بے ترے باغ میں جسدِ م نظر آیا سبزہ
چمنستان محبت میں عدو کی صورت
دیکھے گر چشم بصیرت ہو کسی کو حاصل
سبزہ خط پہ نہ کیوں جان دین عشاق تری
خطا آدمی عشاق اسے کہتے ہیں
یوں ترے چاہ زرخدان پہ فریب خطا ہی
سبزہ پوش اب ہوں عشاق تمھاری کیونکر

رنج دلوں سے دیتا رہا کیا کیا سبزہ
بے ترے مجھ کو نظر آیا دل آرا سبزہ
قدرتِ حق کا دکھاتا ہے تماشا سبزہ
حسن کرتا ہے ترے رخ کا دو بالا سبزہ
عارضِ صاف پہ ایجان نکل آیا سبزہ
جس طرح لطف دکھائے لب دیا سبزہ
ہو گئے آپ جوان اور نفل آیا سبزہ

سبز کا غذ پہ لکھایا رکھو خط ہم نے شکار
جب خبر پائی یہ ہم نے نکل آیا سبزہ

دیکر

ہے افضل ہمارے بھی سائیا تمھارا
ہوئے جھوٹے وعدے تو لا کھون مرہ جان
نہ کیوں تم ہو یکتا نے عالم مرہ جان
نہیں قیس ویلے کا اب تذکرہ کچھ

نہ کیوں شاہ عالم ہو شیدا تمھارا
کسی راز تو سچ ہو وعدہ درامتمھارا
جہان میں نہیں مثل پیدا تمھارا
ہے مشہور قصہ ہمارا تمھارا

آتش راستے بخود نہ ہو جاو غم میں
لے گا تمھیں وہ دل آرا تمھارا

دیکر

الفت نے اُس پر ی کی دیوانہ کر دیا ہو
لے گا میرے گھر پر وعدہ کیا ہے اُس نے

عقل و خرد سے مجھ کو بیگانہ کر دیا ہے
جام امید دیکر ستانہ کر دیا ہے

جب سے شاربم ہیں اوس شمع رو کے مفتون
دل عشق نے ہمارا پروانہ کر دیا ہے

دیکر

ایا خیال کیو در خسار یار کا
خود بنکے راہر مراد ل لکیا وہاں
الفت جو میرے دلو ہو ی قد یار کی

عالم سے سامنے مرے یل و نہار کا
رستہ کوئی بتا نہ سکا کوئی یار کا
اس جرم پر ہوا میں سزاوار کا

دشت ہو ی ہو عشق میں اُس نف کی شکار
پھر اچکل بے شوق بٹھے کو ہزار کا

دیکر

لیچلایوں شوق مجھ کو چہ دلدار میں	جس طرح سے اے یوسف مصر کے بازار میں
دونوں آنکھیں وارہیں بعد فنا بھی دیکھئے	اگئی جب موت ہمو انتظار یا میں
جہوم کر غیر و نہ الہی اگر سی سر بر مر	اگئی مستی کہاں سے تیغ جو ہر دار میں
نزع میں تو دیکھ لے اور شک عسی خلیکے تو	حال اب کچھ بھی نہیں باقی ترے بجا میں

قل کہ میں آئے ہیں سر دینے کو ہم اور نشان
آج جو ہر دیکھنا ہے یار کی تلواریں

دیگر

لڑکے اغیار سے گھر پر سے وہ یار آیا	راہ پر کچھ تو مرا طالع بیدار آیا
کیا اثر عشق زینخانے کیا ہے دیکھو	بکنے کو یوسف کغان سر بازار آیا
سنے واعظ سی خواصاف ہمار فردوس	یاد کیا کیا نہ بچھے کو چہ دلدار آیا
عشق ابرو میں ہزار و نکو جو یار زخمی	سر میدان وہ لئے ہاتھ میں تلواریں

زندگی اب تو بر حال سے کشتی ہو نشان
مے کسوقت میں اس سب پہ بھی پیار آیا

دیگر

عدو کا وہ مہمان ہوا چاہتا ہے	نیا اب شکوفہ کھلا چاہتا ہے
نیا دل کہانے میں ہر وقت لاؤں	وہ ہر روز اک دل نیا چاہتا ہے
پریشان خواب آجکل دیکھتے ہیں	کوئی رنج تازہ ہوا چاہتا ہے

نشان کے کوچہ میں موت آرہی ہے
میں دفن لاشہ ہوا چاہتا ہے

دیگر

عاشق و پزاندہ نون انکی نظر ہو نیکو ہے	گوہر نخل تمنا بارور ہو نیکو ہے
---------------------------------------	--------------------------------

پھر بھل جائیگی کچھ امید مجھ کو ہو گئی کھنچ کے وہ اخبار سی مٹی لگا دی جذبہ ق اپنی زنجیر سے بٹایا چاہتی ہیں زلف وہ بن سنور کر جانیوالی ہیں ہر گھر پر غیر کے دن جوانی کی بوی اب عہد طفلی جا چکا اکٹھ حسرت سے جل جلا کر فنا ہو گئی عدو	میر سے حال غیر کی ادھون کو خبر ہو نیکی ہو آہ عاشق کا ناپان کچھ اثر ہو نیکی ہو بحر کی شب کٹ گئی پیدا سحر ہو نیکی ہو اور دنیا سے بہان اپنا سفر ہو نیکی ہو نخل قدیار میں پیدا ٹمر ہو نیکی ہو ہم بھل مجھ سے مرار شک قمر ہو نیکی ہو
---	---

پہر ارادہ آہ و مالہ کا ہوا ہے ای شکار
پھر زمین و آسمان زیر و زبر ہو نیکی ہو

دیگر

بخت خوابیدہ مرا بیدار ہو کر رہ گیا مجھ پر اٹھے تیغ لیکن سامنے آیا عدو کیا ملا آرام اس کو کچھ نہیں کھلتا ذرا جب تیری صورت نظر آئی تو بھولا رنج و غم زیست کہتی ہیں اسی میں زیرِ خنجر بھی بجا نظم کرنا بیت کا منظور صانع گر نہ کھانا	آتے آتے راہ میں وہ ماہ پیکر رہ گیا ہاتھ قاتل کا سر میدان اٹھ کر رہ گیا تیرا تیرا سینہ عاشق میں آکر رہ گیا تیرا شکوہ تازبانِ عشق میں آکر رہ گیا چلتے چلتے ہاتھ تیرا دوسرا شکر رہ گیا مصرعہ ابروی جانان کیوں مکر رہ گیا
--	--

صورتِ شہداد دنیا سے گئی ہم ای شکار
موت آئی دو قدم جب کو سے دلبر لہیا

دیگر

یگانہ گئی میری قسمت اولٹ چھپا ابر میں چاندِ نخلت ہوئی یہ مرادم نکلجائے پھر جانیو تم	میرے در سے آکر گیا وہ پلٹ لقاب اُسے جب بخ سیدی تھی اولٹ نبالین سے دم بھر میری اور ہٹ
---	--

نہ موت آئی ہمو کسی شکل وان
نہار کے کوچہ سے آئے پلٹ

دیگر

اٹھی رخ سے اس بت اور دل تقاب
عدو سے تو باتیں وہ کرتے رہے
گر بھی کے صدقے دعا ہے یہی
ہو نفرت اور خین و صل کے نام سے
بغاؤن سو جلی ہو عالم حسنین

خدا نے دعا میری کی مستجاب
نہ تجھ سے کیا بھول کر بھی خطاب
نہ روزِ محشر مرا کچھ حساب
میری بات کا کیا وہ دین گجواب
کیا ہو حسین مینو وہ انتخاب

نہیں خیر قاصد کی اب اسے ہتھار
مرے دل کو سجدے اب اضطراب

دیگر

یون ہمارے خط کا جانا ہو گیا
ابروی مرگان کی الفت کیا ہوئی
منزع بین ہم ہیں نہیں آتے مگر
ایک مدت سو پھنسے ہیں ہجر میں

شوق خود لیکر روانہ ہو گیا
تیر کا دلبین ٹھکانا ہو گیا
آنکو مھندی کا ہسانہ ہو گیا
وصل جانان بھی فسانہ ہو گیا

ہم سے حق ہیں سجدے کرتے ہیں ہتھار
کعبہ اس کا آستانہ ہو گیا

دیگر

اک حسین پر طبیعت آتی ہے
دل مضطرب کو کیوں ہے بیتابی
عشق کر کے بہت نجل ہیں ہم

ہم سے دل کی شامت آتی ہو
کیا کوئی اور آفت آتی ہو
روزِ سر پر مصیبت آتی ہو

انٹنٹار آہ کا ارادہ ہے
دیکھو شاید قیامت آتی ہے

دل نہ کنس طرح سے ہوا بے مضطر
ہین جھکا لئے ہو ہی ہم اپنا سر
تجھ پہ جسد مہم ترا چلا خنجر
ہے وہی یوفا مراد دل بر

دور ہم سے ہوا ہے وہ دلبر
تیغ کے آپ دیکھے جو ہر
ر شک سے غیر نے گلے کاٹے
جلی الفت بین مر گئے لاکھوں

عشق اُس دلربا کا کیا چھوٹے
کب نثار اختیار ہے دل پر

دیکھو

لو کہنے لگے الامان سب ملک
کبھی جس نے دیکھی ہے انکی جھلک
ذرا ہجر کی شب نہ چھپی پلک
پری تو ہے یا حور ہے یا ملک
قضا میری حاضر ہوئی یک بیک

گیا میرا مالہ جو سمت فلک
نہ چاہے گا حوران جنت کو وہ
ترا انتظار اس قدر تھا مجھے
تسے شیفہ ہین جہا نہیں سمجھی
شب ہجر میں جان جاتی رہی

نثار انتظار اُس کا بیکار ہے
نہ آئیگا وہ تو قیامت تک

دیکھو

غیر کے ساتھ ہے وہ رشک قر
کر و عیسیٰ کو میرے جلد نمر
گھر پہلے وہ ہوا ہے وقت سحر

کیون نہ تڑپے مراد دل مضطر
نزع میں لب پہ جان آئی ہے
ہجر میں جان جا نیکی میری

چہرہ آئین گے ہم وہاں سے کبھی

۲۰
اسی شمار میں گلی بن ہو جو گذر

دیگر

کمان و صنم : جسکے لئے ہم	اٹھائے ہیں غم : بتاؤ ہم سے
یاو صنم : رہتی ہے ہر دم	کرین کیا ہم : بتاؤ ہم سے
بس گیا دلیں صنم : جانا ہیں ایک دم	کیسے نکالیں ہم : بتاؤ ہم سے

نکلتا ہر دم : ہوا کیا ستم
کھائے ہو وہ صنم : بتاؤ ہم سے

دیگر

فراق یار : دل پر ہے خار	کرے کیا شمار : بتاؤ ہم سے
عشق میں دل پر : جان ہو دو بھر	کیا کرین اب سر : بتاؤ ہم سے
ہو کے باہر : کرو مجھ پہ ظاہر	نتیجہ آخر : بتاؤ ہم سے
سیسے سے بڑھ کر : دل ہو مضطر	بیٹھے کسے نہ پر : بتاؤ ہم سے
بہائی برادر : سب ہیں انحر	بچے جان کیونکر : بتاؤ ہم سے
نقش ہے دل پر : صورت دلبر	بھولاؤن کیونکر : بتاؤ ہم سے
ہجر میں جانان : ہوئیں پریشان	کیسے بچے جان : بتاؤ ہم سے
ہو رہا ہوں نیم جان : طبیعت ہی نہان	اشکو میں پائوں کمان : بتاؤ ہم سے
بتا اپنا نشان : اے داستان	لب پر ہو جان : بتاؤ ہم سے

رہے تو جہان : ڈھونڈھوں میں و بان
پتہ مری جان : بتاؤ ہم سے

دیگر

بتاؤ مو ہے کو ہی صورت نگری

کہاں وہ نگری جہاں پر ہوتی گوری
عجب صورت موہنی صورت جیسے جان لاری
اُسکے کارن پر وین بن بن چھاؤں اجمان ساری
کون لیں جاؤں کہاں اسی باتوں کیسی ہو نہیں ساری
صوت دھوڑا میرت پھرت بیت گیتیں عج ساری
بھائی برادر ہو گئے اٹھ کر کوئی نہ کی سوری یاری
تسارہ حق ہو کر مضطر مدد چاہت ہو تمہاری
ملاوے سو کر سائی توہری دوہائی ہو اُن جان باری

بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری
بتاؤ موہے کوئی صورت نگری

دیگر

اپنی وعدے پر جو وہ گھر نہ مرے اُٹھن گے
عشق میں جان سے جس طرح کہ گذرا فرماؤ
زیست ہو جائیگی حاصل بھٹے مر کر ایدل

فرقت یار میں ہم جان سے گذر جائیں گے
ایک دن ہم بھی اُسی طرح سے مر جائیں گے
کوچہ یار میں لیجا کے جو دفنائیں گے

فاتحہ پڑھنے اگر قبر پر آیا وہ نشانہ
بخدا مر کے بھی ہم قبر میں جی جائیں گے

دیگر

فرقت کے غم + کیونکر سہیں گے ہم
دل کا مرے غم + نہیں ہوتا کم
براہ کرم + دو جلدی سم

نکلتا ہے دم + خدا کی قسم
نکلتا ہے دم + خدا کی قسم
کھائیں گے ہم + خدا کی قسم

نکلتا ہے دم + مٹے سارے غم
جائے یہ الم + خدا کی قسم

دیگر

لیلی و مجنون کی صورت دیکھ لو
عشق کر کے مین ہوں نا دم دوستو
سبز ارون روز کٹتے ہیں وہاں
چاہئے والو نکو کیون الزام ہے

اشمع و پروانہ کی حالت دیکھ لو
اگنی سر پر مصیبت دیکھ لو
اُس گلی مین ہے قیامت دیکھ لو
اپنی صورت وقت زینت دیکھ لو

کوچہ قاتل مین جا کر اسے تیار
دیکھنا ہے گر قیامت دیکھ لو

شائقین علوم اور تاجران کتب کے مفید مطلب باتیں

مغز ناظرین بفضلہ تعالیٰ ہمارے کارخانہ تجارتی مین ہر علم و فن کی کتابوں کا ذخیرہ فروخت کے لئے
موجود ہے اور ہر قسم کی کتابیں تاجروں کو جس رعایت سے اور خریداروں کو جس قدر کفایت سے روانہ کیجاتی ہیں
اُن سے ہمارے مغز تاجر اور خریدار اچھی طرح واقف ہیں جن صاحبوں ابھی تک ہمارے کانہ سے
مال طلب کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے اُنکی خدمت مین گزارش ہے کہ وہ ایک مرتبہ تھوڑا سا مال بطور
نمونہ ہم سے طلب فرمائیں اور وہی مال دوسری جگہ سے بھی نکالیں اسوقت اُنکو ہمارے قول کی
تصدیق اچھی طرح ہو جائیگی بفضلہ اس امر کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ ختم الامکان تاجروں
اور خریداروں کی خدمت مین کتاب عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی روانہ کی جاتی ہے البتہ جو کتاب
اسوقت تک تمام ہندوستان مین عمدہ طبع ہی نہیں ہوئی بوجہ مجبوری خراب چھاپہ کی روانہ
کیجاتی ہے اگر صاحب فرمائش لکھ دینگے تو خراب اور غلط کتاب ہرگز نہ روانہ ہوگی فقط
اسی کہ جو وقت جن کتابوں کی ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے اور اگر آپ کو کوئی
کتاب نقشہ رقعہ وغیرہ چھپوانا ہو عمدہ طبع کر دیا جائیگا معاملہ بذریعہ تحریر طے ہو سکتا ہے
فہرست کتب کارخانہ حسب الطلب بلا قیمت روانہ ہوگی

محمد خسر الدین تاجر کتب و مالک مطبع مخمس المطابع و کٹوریہ گنج لکھنؤ

انکے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ہمارے کارخانہ سے کفایت بذریعہ ویلور دانہ ہوتی ہیں

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
پارہ عم	خلاصۃ الفقہ	۱	صبح کاسنار	۱	شاجات کلمہ	۱۰
اعمال قرآنی	قال اقول	۳	قیامت نامہ فارسی	۱	مولود بہار جنت	۱۰
زاد الآخرة	ہزار مسئلہ	۱۲	شاہ فیح الدین صفا	۱	گلستہ معراج	۱
جواہر خمسہ کامل	حیرۃ الفقہ	۱	بست سائل قرأت	۱	انشائی اردو	۱
شفاء العلیل ترجمہ	ارکیب الصلوۃ	۱	قالنامہ قرآن شریف	۱	فضای عرش	۱
قول الجلیل	ذخیرہ کرامت اہل	۵	تحفۃ العاشقین	۱	رحمت الرحیم	۱
نور المبین تفسیر سوئس	در نام حق	۱	نورنامہ کلان	۱	تحفۃ اخبار	۱
مشارق الانوار	کبریٰ شریعتیہ المصلی	۱	گلزار ابراہیم	۱۲	قصص الانبیاء خرد	۱
علم الفرائض	دیوان لطف	۱	گلستہ کرامت	۱	مولود کی دھوم	۱
ارشاد فی مسئلۃ انصاف	نصیحۃ المسلمین	۱	حکایات الصالحین	۱	دھام	۱
وظیفہ اکبریا	خطبہ بیکیٹ	۱	منہات ابن حجر	۱	فضائل رد و سلام	۱
رقعات عالمگیری	قصہ شاہ روم	۱	لیلیٰ مجنون	۱	حرب اصل جو	۱
عبدانواح	ہار گلشن حصہ چہارم	۱	تعلیم الدین	۱	زہرا اردو	۱
تقویۃ الایمان	تحفۃ المصلی	۱	دقائق الحقائق	۱	شرح مائتہ عامل	۱
ینا بازار	حاتم طائی	۱	دقائق الخیرات	۱	قصہ شاہ روم	۱
جنگنامہ محمد خلیفہ زین	حدیث اربعین ترجمہ	۱	خطبہ مترجم	۱	رقعات نظامیہ	۱
انوار سیلی	فضیل اکبری	۱	مولود دلپسند	۱	غیاث اللغات	۱
ارشاد الطاہرین	پننامہ عطار	۱	نعت ہی نعت چہارم	۱	مع جلیغ ہدایت نقشہ	۱
قانون راگ	مولود رزنجی	۱	شمس الفیضی	۱	گزشتہ منتخب اللغات	۱
					مجمع الاشعار	۱

کل فرمائشیں بنام محمد فخر الدین محمد بشیر تاجران کتب مطبع فخر المطابع لکھنؤ و کٹورہ گنج آدین

انکے علاوہ ہر قسم کی کتابیں ہمارے کارخانہ سے بکفایت بذریعہ ویلوروانہ ہوتی ہیں

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
جن بے نظیر	۸	لیٹے مجنون	۲	ہدایۃ النور	۳
راگ جن	۱	مجموعہ سپاہی زادہ	۱۰	کافیہ حاشیہ شریف	۶
واسوخت امانت	۱	بارہ ماسہ سندرگی	۰	شرح جامعہ حاشیہ	۸
گلزار سخن کامل	۳	مجموعہ بارہ ماسہ	۱	عصام کامل	۱
واسوخت قلق	۰	مثنوی حسین باتصویر	۲	شرح تہذیب ح	۱۰
باغ و بہار	۴	اگر گل	۲	تحفہ شاہجہانے	۲
گل و صنوبر	۱	بکث کہانی	۰	مجموعہ منطق	۴
اندر سجھا باتصویر	۲	بتال پچسی	۱۲	شرح سلم لامین	۱۲
ایجاد رنگین	۱	سنگاسن بتینی	۰	دیوان سیدنا علی	۱
چوہی نامہ باتصویر	۲	پدہ درب اردو	۳	خواص الصفا بقدرت	۳
بخارہ نامہ	۲	تصویر غم	۲	نقشہ الیمین	۲
سراپے پیری	۰	طسم روحانے	۲	قرآن رزاقی امیری	۲
قصہ سیاہ پوش	۲	گوپی چند	۱	الم سے دان سمحوت	۱
قصہ گفام	۰	مجموعہ اوراد ترجم	۱	علیہ علحدہ فی پارہ	۱
مجموعہ نیران العرف	۱	مستور المبتدی	۲	پارہ عم مع قاعدہ جزرہ	۱
قیوے	۳	نحو میر	۳	پارہ عم تقطیع خرد	۳
ایضاً منظوم	۲	شرح ماتہ عامل کلام	۸	پارہ عم ترجم	۸
کنج گنج انتظامے	۳	توب الاطفال	۲	مجموعہ ترجم	۱
صرفی نظامی	۱	ترکیب اصل جلد	۰	قاعدہ یک جزرہ	۰

کل فرمائشیں بنام محمد شمس الدین و محمد شمسیر تاجران کتب مطبع فخر المطابع لکھنؤ و کٹوریہ کنج

